مدیر کے نام

آئی اے فاروق ' لاہور

'پاکستان کا روشن مستقبل اور عوامی تحریک' (جولائی ۲۰۰۶ء) میں آپ نے متبادل اسلامی اقتصادی نظام پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ یقیناً ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے اس دور میں پہلی ترجیح اسلامی مالیاتی نظام ہونا چاہیے اور کسی بھی کش مکش میں اسے ہراول دستے کا کردار ادا کرنا چاہیے۔

محمد اکمل گوہر ' گجرات

'غریب ملک کے حکمرانوں کی شاہ خرچیاں' (جولائی ۲۰۰۶ء) پڑھ کر دل خون کے آنسو رویا اور جی چاہتا ہے کہ زمین پھٹ جائے اور ہم مفلوک الحال پاکستانی عوام اس میں سما جائیں۔ حکمرانوں کی ان تمام تر شاہ خرچیوں اور اللّوں تللّوں سے یہ بات عیاں ہے کہ اب یہ ملک عوام الناس کے لیے نہیں بلکہ صرف اشرافیۂ طبقۂ امرا اور حکمرانوں کے لیے باقی رہ گیا ہے۔ شاید پاکستانی قوم کے اجتماعی و انفرادی گناہوں اور بداعمالیوں کی سزا کے طور پر موجودہ حکمران ایک عذاب کے طور پر مسلط کر دیے گئے ہیں۔

اے ڈی جمیل ' جھنگ

'غریب ملک کے حکمرانوں کی شاہ خرچیاں' نے موجودہ حکمرانوں کے بھیانک چہرے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ برا وقت ہمیشہ دبے پاؤں آتا ہے اور کھلی آنکھوں کو پتا ہی نہیں چلتا۔ اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے 'روشن خیال' اور 'اعتدال پسند' حکمرانوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ 'مولانا مودودی کا تصورِ اجتہاد' (جولائی ۲۰۰۶ء) اجتہاد کے موضوع پر جامع تحریر ہے۔ آج جس طرح سے مغرب زدہ دانش ور اسلام کی تعبیر جدید کے نام پر اسلام کو مسخ کرنے کی مذموم کوششیں کر رہے ہیں' اس پر صحیح گرفت کی گئی ہے۔

ارشد علی آفریدی ' خیبر ایجنسی

'غریب ملک کے حکمرانوں کی شاہ خرچیاں' پڑھ کر محسوس ہوا کہ ہمارا مسئلہ اقتصادی ہی نہیں بلکہ ہمیں اخلاقی بحران کا بھی سامنا ہے۔ بحیثیت مجموعی قوم کی اخلاقی تربیت کا کوئی بندوبست نہیں۔ اقتصادی بحران سے نکلنے کے لیے بھی عوام کو بلند اخلاقی کردار سے لیس کرنا ناگزیر ہے۔

ڈاکٹر محمد عبداللّٰہ ' لاہور

'نومسلم کی سرگزشت' (جولائی ۲۰۰۶ء) محترم حسن علی کی نہایت ایمان افروز داستان ہے اور اس میں

ایک موروثی مسلمان کے لیے عبرت کے بہت سے پہلو پنہاں ہیں۔'امریکی معاشرہ: ایک سابق صدر کی گواہی' گویا گھر کے فرد کی گواہی ہے۔ اس سے امریکی معاشرے کی حقیقی صورت حال کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ 'رسائل و مسائل' کی کمی محسوس ہوئی۔

احمد علی محمودی ' حاصل پور

'نومسلم کی سرگزشت' ایمان افروز بھی ہے اور ایمان پرور بھی۔ یہ روداد راوی کے حق میں یقیناً حجت ثابت ہوگی اور عوام الناس کے حق میں اسلام کی حقانیت کو اجاگر کرنے' ایمان جیسی بیش قیمت متاع کی حقیقی قدر پیدا کرنے اور اسے عام کرنے کا ذریعہ بنے گی۔

پروفیسر محمد طارق ' لاہور

نومسلم کی ایمان افروز سرگزشت پڑھ کر یہ سوال بھی ذہن میں اُبھرا ہے کہ جب نومسلم خاندان ۱۲ برس کی طویل جاں گسل آزمایش سے گزر رہا تھا تو امرت سر کے مسلمانوں کا کیا کردار رہا؟ کیا ان کا کام قبولِ اسلام پر محض پرجوش نعرے بلند کرنا اور تحفظ کے لیے ڈی سی کو درخواست کرنا تھا' یا آگے بڑھ کر اپنے نومسلم بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کرنا اور ان کے تالیفِ قلب کا سامان کرنا تھا!

حسن علی☆' لاہور

'نومسلم کی سرگزشت' (جولائی ۲۰۰۶ء) کی اشاعت کے بعد بہت سے لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا۔ خدا تعالیٰ میرے اس جذبے کو شرفِ قبولیت بخشے اور لوگوں کے لیے باعث تحریک ہو۔

☆ دارالحسن' ۱۰-بی' نور پارک' حیدر روڈ' اسلام پورہ' لاہور

سلیم منصور خالد ' گوجرانوالہ

سابق امریکی صدر جمی کارٹر کا مضمون (ملخص) نظر سے گزرا (جولائی ۲۰۰۶ء)' جنھوں نے اپنے معاشرے یا امریکی حکومت کے خلاف گواہی دینے کی بے معنی کوشش کی ہے۔ ان صاحب نے اپنے دورِ حکومت میں ظلم کی جن راہوں کو کشادہ کیا' وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ بظاہر یہ ناصحانہ تحریر عام لوگوں اور بالخصوص مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ کارٹر بنیادی طور پر ویسا ہی قدامت پرست پادری ہے' جیسا تشدد پسند پادری جارج بش ہے۔ یہ صاحب گذشتہ ۲۵ برس سے انڈونیشیا کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے وہاں ڈیرا جمائے بیٹھے ہیں۔ مغرب کے قول و فعل کے تضادات اور انسانیت کُش پالیسیاں خود بے حجاب ہیں۔ ایسے ظالموں کی گواہی کچھ وزن نہیں رکھتی بلکہ اس طرح پیش کرنے سے خود ان کا داغ دار چہرہ کچھ صاف ہونے لگتا ہے' جس سے بچنا چاہیے۔

راجا محمد ظہور ، چیچہ وطنی

ماہ جولائی کا شمارہ اتنا بھرپور اور متاثر کن ہے کہ ع کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا است (ہر خوبی دامن دل کھینچتی ہے کہ یہی مقام بہترین مقام ہے)۔ ملکی احوال، عصری مسائل، فکری رہنمائی، تزکیہ و تربیت اور اُمت کے حالات کے حوالے سے مضامین کا تنوع بھی ہے اور وقیع مواد پر مبنی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

بخت جمال آفریدی ، جمرود خیبر ایجنسی

دل آزار خاکے شائع کرنے والے ڈنمارک کے ناپاک اخبار *Posten Jyllands* کا ایڈیٹر Elliot Beck اپنے بیڈروم میں جل کر واصل جہنم ہوا۔ قومی اسمبلی میں بھی اس کا ذکر آیا، مگر افسوس کہ یہ خبر عام نہ ہوسکی۔

محمد شفیق اعوان ، اٹک - غلام عباس طاہر، جھنگ

ماہنامہ ترجمان القرآن میں بڑے اہم مسائل پر مضامین شائع ہوتے ہیں، لیکن وہ مسائل جو عوام کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں ان پر بھی بھرپور تحریریں ہونی چاہییں۔ کم تولنا، کم ناپنا اور کم گننا، تیل کی قیمت میں بار بار اضافہ، کرایوں میں اضافہ اور نہ ہونے کے برابر سہولتیں، مہنگائی، سفارش اور رشوت کا دور دورہ، لاقانونیت اور سرکاری ملازمین کو درپیش مسائل، زکوٰۃ کی غیر منصفانہ تقسیم، ہسپتالوں کی ناگفتہ بہ صورت حال، ڈاکٹروں کی لوٹ مار اور ادویہ ساز کمپنیوں کی اندھیر نگری جیسے موضوعات پر مقالات لکھوانے کی ضرورت ہے۔

ترجمان القرآن میں اشتہارات کے بارے میں ہماری پالیسی

ترجمان القرآن ایک دعوتی پرچہ ہے۔ اس میں اشتہارات ان اقدار کو سامنے رکھ کر شائع کیے جاتے ہیں جن کا فروغ مجلّے کا مقصد ہے۔ البتہ یہ اصولی بات سامنے رہنی چاہیے کہ اشتہارات کے مندرجات کی مکمل ذمہ داری اشتہار دینے والے افراد اور اداروں کی ہے اور ترجمان القرآن اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرسکتا۔ اس لیے جن تجارتی پراجیکٹس کے اشتہار ترجمان القرآن میں شائع ہوتے ہیں ان پر رائے قائم کرنے کی ذمہ داری مکمل طور پر ہر شخص کی اپنی ہے کہ وہ پوری تحقیق کر کے اپنی رائے قائم کرے اور محض ترجمان القرآن میں اشتہار شائع ہونے کو کسی پراجیکٹ کی صحت یا عدمِ صحت کے لیے کافی نہ سمجھے۔ چونکہ اس سلسلے میں قارئین کی طرف سے برابر سوالات اور شکایات وصول ہو رہی ہیں اس لیے اس وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

مینیجر ، ماہنامہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور